Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم شنبہ

قیمت ۱ آنہ

۲۷ شوال ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴	۱۲ ظہور ۱۳۲۹ ہش	۱۲ اگست ۱۹۵۰ء	نمبر ۱۸۷

کشمیر کی صورتِ حالات میں کوئی خاص تبدیلی پیدا نہیں ہوئی

کراچی ۱۱ اگست۔ آج ہندوستان کی حکومت سے بات چیت کے بعد واپس آکر اقوام متحدہ کے نمائندے سر اوون ڈکسن نے تیسری بار خان لیاقت سے پھر ملاقات کی۔ آج صبح آپ نے اخبار نویسوں کے اس سوال کے جواب میں کہ کیا آپ کی حکومت ہندوستان سے تازہ بات چیت کے بعد کشمیر کے مسئلے میں کوئی نئی امید پیدا ہو گئی ہے۔ آپ نے جواب دیا جہاں تک واقعات کا تعلق ہے صورت حال ویسی ہی ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں کہ کیا آپ کشمیر کو فوجوں سے خالی کر دینے کے لئے سلامتی کونسل سے اور مہلت لیں گے۔ کیونکہ پہلی میعاد تو ۱۴ اگست کو ختم ہو رہی ہے۔ آپ نے کہا میرا کام ۱۴ اگست کو ختم نہیں ہو جاتا۔ ایک اور سوال کے جواب میں کہ کیا آپ کے دئے جانے سے دوبارہ مشترکہ بات چیت کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ اس بات کا ہر وقت امکان ہے۔ بی۔ بی۔ سی کے نامہ نگار کا کہنا ہے کہ سر اوون ڈکسن کی یہ آخری کوشش دونوں وزرائے اعظم کی مشترکہ کانفرنس کے لئے اگر ناکام ہو گئی تو وہ پیر سے پہلے سلامتی کونسل کو اپنے مشن میں ناکامی کی رپورٹ کریں گے۔

پاک دستوریہ کا آئندہ اجلاس ۲۸ ستمبر کو ہوگا

کراچی ۱۱ اگست۔ پاک دستور ساز اسمبلی کا آئندہ اجلاس مجلس آئین ساز کی حیثیت سے ۲۸ ستمبر کو ہو گا۔

اقلیتی معاہدے کو کامیاب بنانے میں مشرقی پاکستان کے عوام اور حکومت میں کامل اتحاد موجود ہے

ہز ایکسی لینسی ملک فیروز خان نون کی پریس کانفرنس

لاہور ۱۱ اگست مشرقی بنگال کے گورنر ہز ایکسی لنسی ملک فیروز خان نون نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس میں مقامی اخبار نویسوں سے خطاب کرتے ہوئے بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کی اس حالیہ تقریر کو سراہا جو انہوں نے گزشتہ بدھ کے روز بھارت پارلیمان میں بنگال پر مباحثہ کا جواب دیتے ہوئے کی تھی۔ اور جس میں انہوں نے پاکستان کے ساتھ جنگ اور اسی قسم کی دوسری تجاویز کو مجنونانہ اور احمقانہ قرار دیتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا تھا کہ حکومت ایسی مہلک تجاویز کی پوری شدت کے ساتھ مخالفت کرے گی۔ ہز ایکسی لنسی ملک فیروز خان نون نے بھارتی وزیر اعظم کی اس تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا پنڈت نہرو کے خلوص اور عزم کو دیکھتے ہوئے امید کی جا سکتی ہے کہ مغربی بنگال میں ہندو مہا سبھا کی تخریبی سرگرمیوں اور ریشہ دوانیوں کے باوجود حالات سدھر جائیں گے۔ اور دونوں بنگالوں کی اقلیتوں میں حقیقی اعتماد بحال ہو کر خوشکن صورت حال پیدا ہو جائے گی۔

شروع میں آپ نے بنگال کی صورت حال پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ مہاجرین کے مسئلہ کو سمجھنے کے لئے وہاں کی سیاسی صورت حال کو سمجھنا ضروری ہے۔ چنانچہ آپ نے مغربی بنگال میں ہندو مہا سبھا کے اداروں سرگرمیوں اور ریشہ دوانیوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ کس طرح یہ لوگ کانگرسی حکومت کی مخالفت میں انتہائی تخریبی طریقوں کو بروئے کار لا کر اپنا مقصد حاصل کرنے کی فکر میں ہیں۔ اور بنگال کے امن کو برباد کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے مشرقی و مغربی بنگال کی موجودہ صورت حال کا ذکر کیا۔ اور اس ضمن میں بتایا کہ مغربی بنگال میں اگرچہ حالات پہلے کی نسبت بہتر ہیں۔ لیکن تاہم وہاں ابھی بڑی حد تک اصلاح احوال کی ضرورت ہے اگر وہاں حالات ابھی پوری طرح معمول پر نہیں آئے ہیں تو اس کی وجہ وہ مشکلات ہیں جو بعض تخریبی عناصر کی وجہ سے وہاں کی صوبائی اور مرکزی حکومت کو درپیش ہیں بہر حال حکومت کے عزم کو دیکھتے ہوئے اس بات کا واضح قرینہ موجود ہے کہ حکومت حالات کو اعتدال پر لانے میں کامیاب ہو جائے گی۔

مشرقی بنگال کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ وہاں حالات اعتدال پر ہونے کی وجہ سے تسلی بخش ہیں عوام کی یک جہتی اور حکومت کے ساتھ کامل تعاون لیاقت نہرو معاہدے کو کامیاب بنانے میں بہت مد ثابت ہوا ہے۔ مزید فرمایا ہم جوابی کارروائی کے خیال سے مبرا ہو کر اقلیتی معاہدے کو کامیاب بنانے کا تہیہ کر چکے ہیں۔

کپڑے کی ۷۵ ہزار گانٹھیں تیار ہونگی

کراچی ۱۱ اگست آج مرکزی حکومت کے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ اس سال کے آخر تک پاکستان میں کپڑے کی ۷۵ ہزار گانٹھیں اور سوت کی ۳۵ ہزار گانٹھیں تیار ہونے لگیں گی۔ سوت یہاں اتنا وافر بنتا ہے کہ اسے خرید ا بھی جا سکتا ہے۔

کراچی ۱۱ اگست۔ کراچی شہر کو بہتر بنانے کے لئے ایک امپروومنٹ ٹرسٹ

مشرق وسطیٰ پر ایک نظر

دمشق ۱۱ اگست۔ اکثر سرکردہ شامی جن میں اکثر وزراء بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے "سٹاک ہوم کی امن کی اپیل" پر دستخط کر دیئے تھے۔ اب محسوس کر رہے ہیں کہ وہ ایک اشتراکی چال سے دھوکہ کھا گئے۔

عمان ۱۱ اگست۔ اردن یہودی صلح کمیشن نے فیصلہ کیا ہے کہ ۱۴ اگست سے مشترک عرب یہودی دستے سرحدوں کی حفاظت کریں گے۔ (دستار)

بغداد ۱۱ اگست۔ عراق استقلال پارٹی کے نائب صدر نے ایک بیان میں کہا کہ عرب ممالک کو کسی دوسرے بلاک کی یہاں تک کہ خود مغربی اقوام کے بلاک کی بھی تقلید نہیں کرنی چاہیئے۔ (دستار)

دمشق ۱۱ اگست شام کو ایرانی حکومت کی طرف سے طہران میں مشرق وسطیٰ کے ممالک کی جو اقتصادی کانفرنس کا دعوت نامہ موصول ہوا ہے۔ اس کانفرنس میں اس امر پر غور کیا جائے گا۔ کہ اقوام متحدہ کے ارکان ممالک میں باہم اقتصادی تعاون کیونکر حاصل کیا جائے (دستار)

بغداد ۱۱ اگست۔ عراق و برطانیہ میں تیل کی قیمت میں جو اضافے کا معاہدہ ہوا ہے اس کی رو سے عراق کو اس سال یکم جنوری سے لے کر آخر نومبر ۱۹۵۵ء تک عراق کو تیل سے مزید ایک کروڑ ۷۰ لاکھ دینار ملیں گے۔

پوہینگ کی اہم بندرگاہ پر اشتراکیوں کا قبضہ

کوریا کا محاذ جنگ ۱۱ اگست۔ آج مشرقی ساحل پر اشتراکیوں نے جنگی اہمیت کی ایک اور بندرگاہ پوہینگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ پوہینگ پر قبضہ سے امریکی فوجوں کی سلامتی کو سخت خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ کیونکہ اشتراکی فوجیں شہر سے چھ میل دور ہوائی اڈے سے صرف ایک میل کے فاصلہ پر رہ گئی ہیں۔ جس کی وجہ سے امریکنوں نے اپنے ٹینک جلدی سے ہوائی اڈے کی طرف روانہ کر دیئے ہیں۔ وسطی محاذ پر بھی اشتراکی فوجیں امریکی عارضی دار الحکومت کے دروازے پر دستک دے رہی ہیں۔ البتہ جنوبی محاذ میں امریکی فوجیں چنجو کے لئے ابھی برسر پیکار ہیں۔

عارضی پرمٹ لیکر بھارت جانیوالے پاکستانیوں کو ہدایت

لاہور ۱۱ اگست۔ حکومت پاکستان کو اس امر کی شکایات موصول ہوئی ہیں کہ عارضی پرمٹوں پر بھارت جانے والے پاکستانیوں کو سرحد پر بھارتی حکام بھارت میں داخل ہونے والے راستے کے علاوہ کسی دوسرے راستے سے انہیں مغربی پاکستان میں واپس آنے کی اجازت نہیں دیتے۔ اب گو بھارتی حکومت اس بات پر رضامند ہو گئی ہے۔ کہ پرمٹ ہولڈروں سے بھارت میں داخل ہونے والے راستہ ہی پاکستان واپس جانے کے لئے اصرار نہ کیا جائے۔ تاہم کوشش یہی کرنی چاہیئے۔ وہ پاکستان میں داخلہ کے لئے واپسی کا پرمٹ اسی راستے کا حاصل کریں۔ جس راستے سے وہ بھارت میں داخل ہوئے تھے۔

میر لائق علی کی نظر بندی خلاف قانون تھی

حیدر آباد دکن ۱۱ اگست۔ حیدر آباد ہائی کورٹ کے فل بنچ نے فیصلہ دیا ہے کہ پبلک سیفٹی ایکٹ کے ماتحت نظام حکومت کے سابق وزیر اعظم میر لائق علی کی نظر بندی ناجائز تھی۔ جن لوگوں نے ان کے فرار میں مدد دی۔ انہوں نے قانونی طور پر کوئی جرم نہیں کیا۔ ہائی کورٹ نے اس فیصلے میں حکومت کو فیڈرل کورٹ میں اپیل کا حق دیا ہے۔

کراچی ۱۱ اگست۔ اقلیتی امور کے پاکستان و ہندوستان کے وزراء مسٹر مالک و مسٹر بسواس آج کی بجائے کل نئی دہلی روانہ ہونگے امید کی جاتی ہے کہ مسٹر مالک پنڈت نہرو سے ایک ملاقات

نئی دہلی ۱۱ اگست حکومت ہندوستان کے نائب وزیر اعظم مسٹر پٹیل نے اعلان کیا ہے کہ کمیونسٹوں نے حال ہی میں جو بیان دیا ہے۔ اس سے حکومت کی کمیونسٹوں سے متعلقہ پالیسی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

یاد رکھو! تمہاری ذمہ واری سب سے پہلے ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱) "تحریک جدید کو پندرہ سال ہو چکے ہیں۔ اب یہ سولہواں سال جارہا ہے۔ جس جوش اور جس جذبہ اور جس ایثار کے ساتھ جماعتوں نے پہلے سال کے اعلان کو قبول کیا تھا۔ اور جس کم مائیگی اور کمزوری کے ساتھ ہم نے یہ کام شروع کیا تھا۔ وہ دونوں باتیں ایمان کی تاریخ میں ایک اہم حیثیت رکھتی ہیں۔"

(۲) "وہ جذبہ۔ جوش اور ایثار بھی جس کے ساتھ اس کام کو شروع کیا گیا تھا۔ غیر معمولی اور مومنوں کی شاندار روایات کے مطابق تھا اور وہ بے بسی اور کم مائیگی جس کے ساتھ ہم نے یہ کام شروع کیا تھا۔ وہ بھی مومنوں کی تاریخ میں ایک زندہ مثال تھی۔"

(۳) "یعنی اُنھی وہ بے بسی۔ تھی وہ کم مائیگی۔ لیکن وہ اس بات کی شہادت دے رہی تھی۔ کہ مومن ایسے ہی حالات سے گذرا کرتے ہیں۔"

(۴) "وہ اس بات کی شہادت دے رہی تھی کہ گذشتہ انبیاء کی جماعتوں کو ایسی ہی مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ پس وہ بے بسی۔ بے کسی اور کم مائیگی بھی مومنوں کی جماعت سے ہماری جماعت کو ملاتی تھی۔ اور وہ جوش اور وہ جذبہ اور وہ ایثار جو جماعت نے دکھایا۔ وہ بھی ہمیں مومنوں کی جماعت سے ملاتا تھا۔

(۵) "گویا ۱۹۳۴ء کا نومبر ایک نشان تھا۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالفوں کے لئے وہ ایک دلیل اور برہان تھا۔ سوچنے اور غور کرنے والوں کے لئے کہ یہ جماعت خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور انہی قدموں پر چل رہی ہے۔ جن پر گذشتہ انبیاء کی جماعتیں چلتی آئی ہیں۔"

خدائی پانچ ہزاری فوج کے جانباز اور بہادر سپاہیو!

(۶) "یاد رکھو تمہاری ذمہ داری سب سے پہلے ہے۔ بیشک جو بوجھ تم پر ڈالا گیا۔ وہ دوسروں پر نہیں ڈالا گیا۔ بیشک جو تکالیف خدا تعالیٰ کی خاطر تم نے اٹھائی ہیں۔ وہ دوسروں نے نہیں اٹھائیں مگر یہ بھی یاد رکھو جو کچھ تمہیں ملنے والا ہے۔ وہ دوسروں کو نہیں ملے گا۔"

(۷) "تم خدا تعالیٰ کی نظر میں السابقون الاولون میں سے ہو کیونکہ سب سے پہلے آپ نے خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے قربانی کے میدان میں قدم رکھا) خدا تعالیٰ نے السابقون الاولون کا انعام انکے لئے مقرر کیا ہے اور دوسرے مومنوں کا انعام اور مقرر کیا ہے۔ دوسرے مومنوں کے لئے خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ انہیں جنت ملے گی۔ نعماء ملیں گی اور وہ آرام کی زندگی بسر کریں گے"

(۸) "مگر خدا تعالیٰ نے السابقون الاولون کی نسبت فرمایا ہے۔ السابقون السابقون اولئک المقربون۔ دوسرے مومن جنت میں ہوں گے۔ مختلف نعماء سے متمتع ہو رہے ہوں گے۔ مگر سابقون میرے پاس عرش پر ہوں گے ایک عاشق صادق کے نزدیک جنت خدا تعالیٰ کے عرش کے پایہ کے پاس کھڑا ہونے کے مقابلہ میں کیا چیز ہے اور وہ اتنی بھی حیثیت نہیں رکھتی جتنی حیثیت ایک کوڑی اونچی اشرفی کے مقابلہ میں ایک کھوٹا پیسہ رکھتا ہے"

تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لینے والی پانچ ہزاری فوج کے وہ بہادر سپاہی جو سنہ ۱۹۳۴ء کے نومبر کے نشان کے حامل ہیں۔ سوچ لیں۔ کہ انہوں نے اس کے مقابل میں اس سال عملی قدم کیسا اٹھایا ہے۔ اور جن کے سولہویں سال کے وعدے جون کے توں پڑے ہیں ابھی انہوں نے ادائیگی کی طرف توجہ نہیں کی باوجودیکہ سال میں سے آٹھ ماہ گذر گئے نواں مہینہ جارہا ہے۔ پس ایسے احباب کو یاد دہانی کرنے کی ضرورت ہے۔ تا وہ مومنوں کی فوج جو آگے سے آگے بڑھتی جارہی ہے اس سے پیچھے نہ رہ جائیں۔ ہر وہ شخص جس کا تحریک جدید کا سولہویں سال کا یا دفتر دوم کے سال ششم کا وعدہ ابھی قابل ادا ہے۔ اسے اب انتہائی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اس کا وعدہ اسی ماہ میں سو فیصدی پورا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

ذیل میں ایک فہرست ایسے احباب کرام کی دی جارہی ہے۔ جو اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کر چکے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

تحریک جدید کے پانچ ہزاری فوج کے مجاہد

صاحبزادی امۃ المجید صاحبہ بیگم مرزا خلیل احمد صاحب	۳۷/-/-
سید افتخار حسین صاحب سب جج سکھر	۱۷/-/-
چوہدری غلام احمد صاحب احمد آباد اسٹیٹ	۵۰/-/-
اہلیہ و بچگان " " "	۳۰/-/-
چوہدری احسان اللہ صاحب " "	۱۳/-/-
اہلیہ صاحبہ " " " "	۱۳/-/-
عبدالمجید صاحب چک ۱۶۱/ج ب لائل پور	۶۲/-/-
عبدالعزیز صاحب چک ۲۷۵ گوکھووال "	۸/-/-
ملک برکت علی صاحب گجرات	۱۳/-/-
میاں سعید احمد صاحب بٹ "	۱۱/-/-
محمد احسن شاہ صاحب لائلپور حال ڈیرہ غازیخاں	۲۴/-/-
شیخ لعل محمد صاحب اوکاڑہ	۷/۸/-
شریف احمد صاحب چک ۹۸ شمالی	۶۳/-/-
رستم علی صاحب دریا خاں سندھ	۵۰/-/-
میر عبدالواحد صاحب راجشاہی بنگال	۱۰۰/-/-
بیگم " " "	۵۰/-/-
ڈاکٹر برکت اللہ صاحب کوٹ فتح خاں	۴۰/-/-
چوہدری مختار علی خاں صاحب بانڈھی سندھ	۳۴۲/-/-
ملک عبدالغنی صاحب سٹیشن ماسٹر سرگودہا	۱۵/-/-
ماسٹر محمد عبداللہ صاحب مقرب مدرس سانگلہ	۲۸/-/-
چوہدری خورشید احمد صاحب الہ آباد بہاولپور	۱۲۵/-/-
اہلیہ ملک حسن محمد صاحب " "	۱۰/-/-
مستری دین محمد صاحب جہلم	۲۶/-/-
علی اصغر علی صاحب چک ۲۴۲ گ ب	۸/-/-
محمد حسن صاحب چک ۳۳۵ گ ب لائلپور	۲۲/-/-
والدہ صاحبہ " " "	۲۲/-/-
حمیدہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر شریف احمد صاحب لاہور	۵۰/-/-
ہاجرہ بیگم اہلیہ سید محمد مسعود احمد صاحب دہلی دروازہ	۷/۸
غلام احمد صاحب چیمہ چک ۹۸ شمالی سرگودہا	۱۲/۴
ملک مبارک احمد صاحب پنڈی پڑی	۶/۴/-
غلام احمد صاحب پاکپتن	۶/-/-
منشی نور محمد صاحب "	۱۶/-/-
مولوی نور حسن صاحب چک ۲۷۹ لائلپور	۱۰/-/-
برکت بی بی اہلیہ عبدالکریم صاحب ڈار سیالکوٹ	۱۷/-/-
میر محمد یعقوب صاحب مغل پور	۱۶/-/-
غلام حسین صاحب گھوگھیاٹ	۱۲/-/-
ڈاکٹر مہر علی صاحب گرڈھ بیلیس	۴/-/-
میراں بخش صاحب لالہ موسے	۳۵/-/-
سیدہ فائقہ بیگم صاحبہ پشاور	۲۸/-/-
عبدالرشید صاحب بھٹی لائل پور	۲/۴/-
مرزا افضل الرحمن صاحب "	۲۰/-/-
اہلیہ صاحبہ " "	۱۵/-/-
چوہدری محمد نذیر صاحب لاہور ہاؤس	۲۵/-/-
محمد شریف صاحب کلاتھ مرچنٹ لائلپور	۱۵/-/-
حکیم محمد فیروز الدین صاحب قلعہ صوبا سنگھ	۱۳/۸/-
امۃ الحبیب زوجہ " " "	۷/۴/-
بچگان " " "	۵/-/-
عنایت بیگم زوجہ " "	۷/۲/-
غلام حیدر صاحب گڑھی شاہو لاہور	۱۵/-/-
اللہ لوک صاحب مرحوم سوک کلاں	۷/۷/-
کریم بی بی صاحبہ " " "	۶/۷
محمد بشیر " " " "	۶/۷
نذیر بیگم " " " "	۶/۷
خورشید بیگم " " "	۶/۷
مستری غلام محمد صاحب شیخوپور	۱۰/-
عطا محمد صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ	۲۶/۱۲
میاں غلام نبی صاحب مرحوم ادرحمہ	۸/-
ڈاکٹر خیر الدین صاحب شاہ کوٹ	۳۲/-/-
چوہدری اللہ دتہ صاحب سیالکوٹ شہر	۶۵/-
نیاز بیگم اہلیہ شریف احمد صاحب خالد	۱۱/-
میاں محمد رمضان صاحب صراف "	۳۵/-
اہلیہ صاحبہ " " "	۱۵/-
میاں اللہ دتہ صاحب نقیب "	۸/۴
ملک عبدالوحید صاحب سلیم سزنگ	۶۶/-
چوہدری اقبال احمد صاحب چک ۳۰/۱۱	۹۵/-
ارشاد احمد ابن " "	۱۲/-
چوہدری اقبال احمد صاحب از حضرت مسیح موعودؑ "	۶/۶
" " " بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم	۶/۶
" " " حضرت خلیفۃ المسیح الثانی	۶/۶
" " دادا چوہدری عبداللہ خاں صاحب	۶/۶
" " والدہ عبدالرحمن صاحب	۶/۶
" " خسر چوہدری نواب الدین صاحب	۶/۶
" " والدہ فضل بی بی صاحبہ	۶/۶
" " اہلیہ فضل بیگم "	۶/۶
" " از دختران دو	۶/۶
چوہدری علی اکبر صاحب شیخوپورہ	۳۰۹/-/-
[illegible]	

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۲ر اگست ۱۹۵۵ء

اختلافات اور دلآزاری

جناب شیخ عبدالحق صاحب جائنٹ سکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کراچی نے ایک نوٹ "پیغام صلح" کی اشاعت ۹ر اگست ۱۹۵۵ء میں بزیر عنوان "قادیانی احباب کے لئے مقام غور" شائع فرمایا ہے۔ اس میں آپ فرماتے ہیں:۔

(۱) "قادیانی جماعت میرے ساتھ اس بات پر متفق ہوگی۔ کہ کوئی شخص دیدہ و دانستہ اپنے آپ کو ہلاکت میں نہیں ڈال سکتا۔ یہ بالکل دوسری بات ہے۔ کہ ہم میں سے کوئی اپنی قوت فیصلہ کی غلطی کے باعث ایک عقیدہ قبول کرے۔ جو سراسر گمراہی پر مبنی ہو۔

(۲) میرے نزدیک ہر دو جماعت احمدیہ میں جو اختلاف ہے۔ اس قسم کی غلطی پر مبنی ہو سکتا ہے اس لئے ہم میں سے کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ ہم اپنے اختلاف ظاہر کرنے کے لئے اس قسم کے الفاظ ظاہر کرنے کے لئے اس قسم کے الفاظ استعمال کریں جس سے کسی دوسرے فریق کی دل آزاری ہو۔ بلکہ ایک دوسرے کی خیر خواہی۔ بہتری اور عزت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہماری گفتگو اور تحریر اس قسم کی ہونی چاہیئے۔ جس سے ہم ایک دوسرے کے قریب ہو سکیں۔ اور اگر کوئی معقول بات ہو۔ تو اسکی صحت کو قبول کریں۔ (پیغام صلح)

اس کے بعد آپ نے پہلے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت پر اختلاف کے متعلق لکھا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ ایک تو "قادیانی جماعت لاہور والوں پر یہ الزام لگاتی ہے۔ کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت سے انکار اور دوسرے مسلمانان عالم کی تکفیر میں اختلاف کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام کو کم کرنے کی کوشش کی ہے۔ آپ نے یہ بات اس لئے بیان کی ہے۔ جیسا کہ آپ کی مندرجہ بالا عبارت سے ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ تو اپنے اپنے عقیدہ کی بات ہے۔ ایسی باتوں میں جو اختلاف ہے۔ اس کی بنا پر "قادیانی" جماعت کو واجب نہیں ہے۔ کہ وہ لاہور والوں پر یہ الزام لگائے۔ کہ اس نے مسیح موعود علیہ السلام کے رتبہ کو کم کر دیا ہے۔ اگر آپ بات یہیں تک رکھتے۔ تو کوئی مضائقہ نہیں تھا۔ ہم سمجھتے۔ آپ کی نیت اچھی ہے۔ آپ نیک نیتی سے دونوں میں باہمی خیر خواہی بہتری اور عزت کا جذبہ بڑھانے کے لئے ان اختلافات کو نظر انداز کرنے کی تلقین فرما رہے ہیں۔

کوئی شخص جو نیک نیتی سے ایسی کوشش کرتا ہے۔ کہ جو دو فریقوں کو باہمی اختلافات کو نظر انداز کر کے باہمی خیر خواہی۔ بہتری اور عزت کے جذبہ کو ترقی دینے پر آمادہ کرے۔ ہمارے خیال میں اچھا کام کرتا ہے۔ اور ہم اسکی ضرور تعریف کریں گے۔ لیکن افسوس ہے۔ شیخ عبدالحق صاحب نے ان حدود سے تجاوز کیا ہے۔ اور جو کچھ آپ نے فرمایا ہے۔ اس کا اثر بالکل زائل کر دیا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ نے شروع تو کیا تھا۔ "قادیانیوں پر یہ الزام لگانے سے کہ وہ جب یہ کہتے ہیں۔ کہ لاہور والوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت اور مسلمانان عالم کی تکفیر سے انکار کر کے مسیح موعود علیہ السلام کا مرتبہ کم کر دیا ہے۔ تو وہ لاہور والوں کی دلآزاری کرتے ہیں۔ مگر اس نوٹ کی شق ۴ و ۵ میں خود ایسی باتیں فرما دی ہیں۔ جس سے یقیناً "قادیانیوں" کی دلآزاری ہوتی ہے۔ اور باہمی خیر خواہی بہتری اور عزت کے جذبہ کو بڑھاتی نہیں ہیں بلکہ کم کرتی ہیں۔

عرض ہے۔ کہ جب شیخ صاحب "قادیانیوں" کو یہ تلقین فرما رہے بیٹھے ہیں۔ کہ محض اختلاف عقیدہ کی بنا پر دوسروں کی دلآزاری نہیں کرنی چاہیئے۔ تو پھر اختلاف عقیدہ پر وہ تنقید و تبصرہ کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔ جو آپ نے اپنے نوٹ کی شق ۴ و ۵ میں فرمایا ہے۔ ایک طرف تو یہ کہنا کہ اختلاف عقیدہ کی بنا پر باہمی خیر خواہی۔ بہتری اور عزت کے جذبہ کو نقصان نہیں پہنچانا چاہیئے۔ اور دوسری طرف ایک ہی سانس میں اپنے عقیدہ کی مدح سرائی کرنا باہمی خیر خواہی۔ بہتری اور عزت کے جذبہ کی کس طرح آبیاری کر سکتا ہے۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے۔ جیسا کہ آپ نے بھی سنا ہوگا۔ کہ ایک شخص کو بات بات میں گالیاں بکنے کی عادت تھی۔ جب اس سے شکایت کی گئی۔ تو گالیاں دیکر کہنے لگا۔ کہ کون فلاں فلاں کہتا ہے۔

شیخ صاحب غور فرمائیے کہ اگر یہ کہا جائے۔ کہ لاہور والوں نے نبوت وغیرہ سے انکار کر کے مسیح موعود علیہ السلام کے مقام کو گھٹا دیا ہے۔ اور اس سے ان کی دلآزاری ہوتی ہے۔ تو پھر سرکھ ہی یہ ثابت کرنا شروع کر دیا جائے۔ کہ دراصل دوسروں نے آپ کے مقام کو ناجائز طور پر بڑھا دیا ہے تو کیا اس سے دوسروں کی دلآزاری نہیں ہوتی؟

آیئے اب ذرا آپ کی اس تاریخی دلیل کو بھی جانچ لیں۔ جو آپ نے مقام بڑھانے اور گھٹانے کے متعلق پیش کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

اگر قادیانی جماعت تاریخ پر نظر ڈالے گی۔ تو اسکو نہایت آسانی کے ساتھ معلوم ہو سکے گا۔ کہ انسانی تاریخ میں یہ بات تو نہایت آسانی سے ثابت ہو سکتی ہے۔ کہ اہل دنیا نے اپنے پیشواؤں اور بزرگوں کو ان کی اصل شان اور مقام سے بہت بڑھا کر پیش کیا ہے۔ لیکن تاریخ اس نظریہ کو یقیناً پیش کرنے سے قاصر رہی ہے۔ کہ کسی قوم نے اپنے پیشوا یا بزرگ کے درجہ میں کوئی کمی کی ہو۔

ہم شاید شیخ صاحب جتنے عالم تو نہیں ہیں اور نہ شاید ہمیں آپ جتنی انسانی تاریخ سے واقفیت ہے۔ مگر گستاخی معاف ہمیں مجبوراً اتنا ضرور عرض کرنا ہے۔ کہ کیا شیخ صاحب کو علم نہیں ہے۔ کہ خود مسلمانوں میں ایسے فرقے موجود ہیں۔ جو قرآن کریم کو محض محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اپنے دل کی آواز سمجھتے ہیں۔ اور اس کو خدا کا کلام نہیں سمجھتے۔ اور آپ کو محض ایک عظیم الشان مصلح اور ریفارمر سمجھتے ہیں۔ مگر اس معنی میں نبی یا رسول نہیں مانتے۔ جس معنی میں آپ یا ہم مانتے ہیں۔ چنانچہ اقبال فرماتے ہیں:۔

نوع انسان کے انحطاط کے دور میں انسان کی نفسیاتی قوتوں نے شعور نبوت کی صورت اختیار کر لی۔ جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ انفرادی خواہشات اور خیالات کے بے جا استعمال کو بنے بنائے فیصلوں اور مجوزہ راہ عمل کے ذریعہ روک دیا جائے۔ (تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ بحوالہ تحریک احمدیت اور علامہ اقبال)

کیا آپ نبوت کا یہی تصور رکھتے ہیں؟ کیا یہ انبیاء علیہم السلام کے مقام کو بڑھاتا ہے یا گھٹاتا ہے؟ کیا اس سے آپ کے اصول کی صریح تردید نہیں ہوتی؟ پھر خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقام کے متعلق جن کی مثال آپ نے دی ہے۔ ایسے فرقے عیسائیوں میں موجود ہیں۔ جو آپ کو محض ایک مصلح یا ریفارمر مانتے ہیں۔ پھر رام اور کرشن علیہم السلام کو بھی گو بعض ہندو خود خدا سمجھتے ہیں۔ مگر آریہ ان کو محض معمولی ریفارمر اور مصلح ہی خیال کرتے ہیں۔ اور ان کو آپ کی طرح نبی بھی نہیں سمجھتے۔ کیا آریہ ان کے مقام کو گھٹاتے ہیں یا بڑھاتے ہیں۔ اور یہودی حضرت سلیمان علیہ السلام کو نبی نہیں مانتے۔ مگر آپ مانتے ہیں۔

یہ باتیں تو ایسی ہیں۔ کہ انسانی تاریخ کی لمبی چوڑی ورق گردانی کے بغیر بھی ذہن میں آ سکتی تھیں معلوم نہیں کہ شیخ صاحب کے ذہن میں کیوں نہیں آئیں۔

شق ۵ میں فرمائی۔ وہ بھی عجیب و غریب ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اس ضمن میں مسئلہ تکفیر کے متعلق بھی ایک دریافت طلب امر ہے۔ ملاحظہ ہو اخبار الفضل مورخہ ۳۰ر اپریل ۱۹۵۵ء کا صفحہ ۳ زیر عنوان

ایک عظیم الشان تاریخی دستاویز

جس میں صاف تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود (علیہ السلام) نے جناب سر سید احمد خاں صاحب بالمقابل پر کفر کا فتویٰ نہیں دیا۔ تو اب سوال زیر غور یہ ہے۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کی تکفیر نہیں کی۔ تو قادیانی جماعت حضرت مسیح موعود (علیہ السلام) کے مسلک کے خلاف سر سید احمد خاں صاحب کی تکفیر کیوں کرتی ہے۔ اور اہل قبلہ کو کافر کیوں قرار دیتی ہے"

اب ناظرین غور فرمائیں۔ یہ شیخ صاحب جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ باہمی خیر خواہی۔ بہتری اور عزت کے جذبہ کو بڑھانے کے لئے نوٹ تحریر فرمانے کے لئے بیٹھے ہیں۔ اور یہ فرما رہے تھے۔ کہ ایسے اختلافات کو اس کے حائل نہیں ہونا چاہیئے۔ اور یہ فرما رہے تھے۔ کہ "قادیانی" ان اختلافات کی بنا پر جب ان کو مسیح موعود علیہ السلام کا مقام گھٹانے والا کہتے ہیں۔ تو ان کی دلآزاری ہوتی ہے اب ذرا آپ کی مندرجہ بالا عبارت پر غور فرمایئے۔ کتنی باہمی خیر خواہی۔ بہتری اور عزت کے جذبہ کو بڑھانے والی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ باہمی خیر خواہی۔ بہتری اور عزت کا تذکرہ تو محض برائے بیت تھا۔ اصل میں "مطلب سعدی دیگر است" جو یہ ہے۔ کہ غیر احمدیوں کو "قادیانیوں" کے خلاف بھڑکایا جائے۔ کتنی خیر خواہی بہتری اور عزت کا جذبہ کارفرما ہے!

شیخ صاحب! مسیح موعود علیہ السلام کا اس بارہ میں جو موقف ہے۔ وہ ہے۔ مگر مسیح موعود علیہ السلام ان مولویوں کی طرح جنہوں نے سر سید پر اور خود آپ پر فتاویٰ کفر لگائے ہیں۔ قلم دوات اور کاغذ لئے نہیں پھرتے تھے۔ کہ جو سامنے آئے۔ اس پر کفر کا فتویٰ جڑ کر عوام کو ان کے خلاف بھڑکایا جائے۔ یہی بات تھی۔ جو ہم نے "الفضل" مورخہ ۳۰ر اپریل میں واضح کی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان مولویوں کی طرح کفر کے فتووں پر انحصار نہیں رکھتے تھے۔ کہ نام لے لے کر لوگوں پر کفر کے فتوے لگاتے پھرتے۔ ہاں آپ نے موجودہ مسلمان کی ذہنیت کا بحیثیت مجموعی ایک علمی اور شرعی تجزیہ فرمایا تھا۔ جس تجزیہ کے بعد اس ذہنیت کے متعلق آپ نے صاف صاف لفظوں میں اپنی رائے ظاہر فرمائی تھی۔ جو حقیقۃ الوحی میں موجود ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مودودی صاحب کی تحریک شریعت پر ایک نظر

(از خواجہ عبدالسلام صاحب بال بی۔ اے ایل ایل۔ بی وکیل سیالکوٹ)

(۳)

قرآن کریم میں بادشاہت کا ذکر

قرآن کریم میں بعض مقامات پر بادشاہت کا ذکر ہے مثلاً بنی اسرائیل کے بعض سرداروں نے اپنے وقت کے نبی سے یہ درخواست کی تھی کہ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کیجئے۔ اس پر ان کے نبی نے ان کو کہا کہ (تمہاری درخواست کے مطابق) اللہ تعالیٰ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ مقرر کیا ہے (سورۃ بقرہ رکوع ۳۱)

طالوت کی قیادت میں جالوت سے جنگ ہوئی اس میں "وقتل داؤد جالوت وآتاہ اللہ الملک" یعنی داؤد نے جالوت کو قتل کیا اور ان کو اللہ نے سلطنت دی (سورہ بقرہ رکوع ۳۳) داؤد علیہ السلام سے خطاب ہوتا ہے "یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض فاحکم بین الناس بالحق" یعنی اے داؤد ہم نے تم کو ملک میں بادشاہ بنایا ہے تو لوگوں کے معاملات میں انصاف کے ساتھ فیصلے کیا کرو (سورہ ص رکوع ۲) حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام بادشاہ ہوئے۔ الیکشن سے نہیں بلکہ وراثتاً۔ "وورث سلیمان داؤد" (سورہ نمل رکوع ۲) حضرت ذوالقرنین کے ذکر میں ہے "انا مکنا لہ فی الارض وآتیناہ من کل شیء سببا" ہم نے اس کو روئے زمین پر بڑی قدرت دی تھی اور ہم نے اس کو ہر طرح کے سازوسامان دے رکھے تھے (سورہ کہف غ ۱۱) اس سے ان کی بادشاہت صاف نظر آتی ہے۔ ان اقتباسات سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ بادشاہت کے خلاف نہیں ہے کیونکہ اس نے خود بعض لوگوں کو بادشاہ بنایا۔ لیکن یہ کہیں نہیں ہے کہ اس طرز حکومت کے سوا اور کسی طرز حکومت کو ممنوع کیا گیا ہے

حقیقت یہ ہے کہ جس زمانہ کی بادشاہت یا بادشاہوں کا قرآن کریم میں ذکر ہے اس زمانہ میں بادشاہت کے سوا لوگوں کے ذہن میں کسی اور نظام حکومت کا تصور تک نہ تھا۔ بادشاہت ہی رائج تھی۔ چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے وقت میں مملکت سبا میں ایک ملکہ ہی حکمران تھی جو امور سلطنت میں اپنے عمائدین اور درباریوں سے ضرور مشورہ کر لیا کرتی تھی۔ لیکن قانوناً وہ قاطعۃ امر وہی تھی۔ اسی لئے اہل دربار نے سلیمان علیہ السلام کے خط کے جواب میں اپنا مشورہ پیش کرنے کے بعد عرض کیا تھا "والامر الیک" یعنی آئندہ حضور کا اختیار ہے جیسا حضور حکم ارشاد فرمائیں۔

جنگ میں شکست کی صورت میں جو ہولناک نتائج برآمد ہوتے ہیں ان کا ذکر اسی ملکہ نے اہل دربار سے ان الفاظ کے ساتھ کیا تھا "ان الملوک اذا دخلوا قریۃ ..... اذلۃ" یعنی بادشاہ جب کسی شہر کو فتح کر کے اس میں داخل ہوتے ہیں تو ان کا دستور ہے کہ اس کو خراب اور وہاں کے معزز لوگوں کو ذلیل کر دیا کرتے ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ بادشاہت کے سوا اور کسی طریق حکومت سے ملکہ اور اس کے درباری واقف نہ تھے۔ نہ کوئی اور طریق حکومت مروج تھا۔ حضرت خضر اور موسیٰ علیہ السلام کے قصے میں بھی کشتی کو عیب دار کر دینے میں جو حکمت حضرت خضر علیہ السلام نے بیان کی اس میں بھی بادشاہ کا ہی ذکر ہے "وکان وراءھم ملک یاخذ کل سفینۃ غصبا" (سورہ کہف رکوع ۱۰)

قرآن کریم اور جمہوریت

اسی طرح جمہوری نظام حکومت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کوئی حکم نہیں فرمایا۔ نہ اسے اپنایا ہے اور نہ اسے رد کیا ہے۔ بعض لوگ حسب ذیل آیات سے جمہوریت کے حق میں استدلال کرتے ہیں:

"فاعف عنہم واستغفر لہم وشاورہم فی الامر" (سورہ آل عمران غ ۱۷) یعنی اے پیغمبر ان کے (مومنین کے) قصور (جنگ احد کے معاملہ میں) معاف کرو اور خدا سے بھی ان کے گناہوں کی مغفرت چاہو اور معاملات (صلح و جنگ) میں ان کو شریک مشورہ کر لیا کرو۔

حیرت ہے کہ اتنی سی بات سے جمہوری "نظام حکومت" کیسے نکل آیا۔ نہ کسی بھی معیار کے مطابق انفرادی طور پر مسلمانوں کو حق رائے دہی دیا گیا تھا۔ نہ ساری قوم سے رسول اللہ مشورہ کرتے تھے۔ بلکہ مشورہ میں صرف اہل الرائے صحابہ کبار ہی شریک ہوا کرتے تھے۔ وہ بھی کوئی متعین منتخب نمائندہ جماعت نہ ہوتی تھی اور نہ اکثریت کے فیصلہ کی پابندی کا حکم الٰہی تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پابند بنائے گئے تھے۔ بلکہ آخری قطعی فیصلہ با عزم رسول صلعم ہی کا تھا جیسا کہ آیت کے اگلے فقرے "فاذا عزمت فتوکل علی اللہ" سے ظاہر ہے۔ ویسے بھی رعایا میں سے چیدہ اشخاص سے مشورہ لینا مطلق العنان بادشاہت کے متناقض نہیں ہے۔ بادشاہ اکثر و بیشتر امراء وزراء مشورہ کے لئے رکھتے ہی چلے آئے ہیں۔

دوسری آیت جس سے اس قسم کا استدلال کیا جاتا ہے یہ ہے "وامرھم شوریٰ بینہم" (سورہ شوریٰ رکوع ۴)

ترجمہ: اور ان کے جتنے کام ہیں آپس میں مشورہ سے طے ہوتے ہیں: آیت مندرجہ کا سیاق و سباق یہ ہے کہ دنیا کے ہیچ اور محض چند روزہ سازو سامان کے مقابل اللہ تعالیٰ کے ہاں جو لازوال اجر عظیم ہے اس کے مستحقین کی بہت سی صفات اللہ تعالیٰ نے گنوائی ہیں۔ جن میں سے ایک صفت یہ بھی ہے جو آیت مذکور میں بیان کی گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہاں کسی نظام حکومت کا ذکر نہیں ہے مقصود بدیہی یہ ہے کہ علاوہ دیگر صفات حسنہ کے مسلمانوں میں باہمی درد و دریغ کے جذبہ کو ایسا ابھارا جائے اور بڑھایا جائے کہ مسلمان ایک دوسرے کے نفع و نقصان کو اپنا نفع و نقصان سمجھیں (ورنہ باہمی مشورہ ہو ہی نہیں سکتا) اور یوں جماعت میں محبت و مودت سے ربط و ضبط پیدا کیا جائے۔ مشاورت ہر معاملہ میں ہو سکتی ہے۔ اس لئے سیاسی یا ملکی امور میں بھی ہو سکتی ہے۔ مشاورت کی تلقین میں ایک صلاحیت پنہاں ہے کہ اگر مناسب طریق پر اسکو ترقی دی جائے اور اسے نشوونما کا موقع دیا جائے تو وہ جمہوری نظام حکومت پر بھی منتج ہو سکتی ہے ٹھیک۔ اسی طرح جس طرح کسی بڑ کے بیج میں بڑ کے ایک شجر عظیم بن جانے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ لیکن جس طرح بڑ کے بیج کو بڑ کا درخت نہیں کہا جا سکتا۔ اسی طرح محض عام مشاورت کی تلقین و تحسین کو جمہوری "نظام حکومت" سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا۔ ....

.... محض امکان نہیں بلکہ امر واقعہ مقصود و مطلوب ہے۔ دستور و آئین کے لئے جیسا کہ سب قانون دان اصحاب جانتے ہیں لازم ہے کہ وہ بالکل معین صاف اور واضح ہو۔ یہ نہیں کہ استدلال و استنباط کی دوربینوں یا خوردبینوں سے اس کے وجود کی تلاش کی ضرورت پڑ جائے۔

تیسری آیت جس سے جمہوریت کا استدلال کیا جاتا ہے یہ ہے۔ "وعد اللہ الذین آمنوا ..... استخلف الذین من قبلہم" (سورہ نور رکوع ۷)

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل بھی کرتے رہے۔ ان سے خدا کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کی خلافت (یعنی سلطنت) ضرور عنایت کریگا جیسے ان لوگوں کو خلافت عنایت کی تھی جو ان سے پہلے گزرے ہیں۔

مولانا مودودی صاحب کا کہنا ہے "اس آیت میں خلیفہ بنانے کا وعدہ تمام مومنوں سے ہے۔ ہر مومن اپنی جگہ خدا کا خلیفہ ہے اور خلافت میں برابر کا شریک ہے۔ کسی شخص کا یا گروہ کا حق نہیں کہ عام مسلمانوں سے ان کی خلافت سلب کر کے خود حاکم مطلق بن جائے ..... مسلمانوں کے امام یا امیر یا صدر کی حیثیت یہ ہے کہ مسلمان (ہر عاقل و بالغ مرد ہو یا عورت) اپنی مرضی سے بذریعہ انتخاب اپنی عمومی خلافت اس کی ذات میں امانتاً مرتکز کر دیتے ہیں"۔

یہ صحیح ہے کہ عطاء سلطنت کا وعدہ مومنین کی جماعت سے ہی کیا گیا ہے۔ لیکن سلطنت جو اس جماعت یا قوم مومنین کو عطا ہوگی اس کا طرز حکومت یا نظام حکومت کیا ہوگا؟ اس کا اس میں کوئی مذکور نہیں ہے۔ جب کسی قوم کے ملک یا سلطنت کا ذکر کیا جاتا ہے تو اس کے یہ ضروری معنی نہیں ہوتے کہ ان کا طریق حکومت جمہوریت ہے۔ مثلاً جب یہ کہا جائے کہ مغلوں نے ہندوستان پر اتنا عرصہ حکومت کی ہے تو محض اتنی سی بات سے یہ اخذ کرنا کہ ان کا نظام حکومت جمہوری تھا بدیہی غلطی ہے۔ ایسے قیاس کی تغلیط خود اسی آیت کے الفاظ "کما استخلف الذین من قبلہم" (جیسے ان لوگوں کو خلافت عنایت کی تھی جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں) میں موجود ہے۔ ان پہلے لوگوں میں حضرت داؤد و حضرت سلیمان علیہما السلام کی قوم بھی تھی جن کو یہ خلافت و سلطنت عطا ہوئی اور یہ معلوم ہے کہ دونوں حضرات کا نظام حکومت جمہوریت ہرگز نہ تھا بلکہ مطلق العنان بادشاہت تھا۔ اگرچہ وہ احکام الٰہی کے ماتحت ہی چلتے تھے۔ اس لئے آیت مذکور سے صدر جمہور اور اس کا انتخاب اور ہر بالغ مومن مرد یا عورت کو اس انتخاب میں رائے دہی کے حق کا استخراج محض خوش خیالی ہے جو غالباً جمہوریت کے موجودہ عام مقبولیت کا غیر شعوری پرتو ہے۔ ورنہ آیت مذکور میں اس کے لئے کوئی سند نہیں ہے۔ خلافت راشدہ سے بھی اس کی تائید نہیں ہوتی۔ خود مودودی صاحب کو تسلیم ہے کہ مسلمانوں کے ووٹوں سے کسی مجلس شوریٰ کے انتخاب کی کوئی مثال خلافت راشدہ میں نہیں ملتی ہے (اسلام کا نظریہ سیاسی صفحہ ۴۵)

یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ کوئی مبہم اشارہ یا کنایہ جس کے معنی ایک سے زائد ہو سکتے ہیں معین واضح قانون کا درجہ حاصل نہیں کر سکتا۔ قیاس آرائی قانون نہیں ہوتی محض انفرادی رائے ہوتی ہے اور ایک مبہم بات کو "نظام" نہیں کہا جا سکتا۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حدیث طوبیٰ للغرباء کے مضمون کی تحقیق

(از مکرم ملک مبارک احمد صاحب واقف زندگی سابق لیکچرار جامعۃ المبشرین ربوہ)

عربی زبان کے بہت سے الفاظ ایک سے زائد معنوں کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن عربی مادوں کا یہ خاصہ ہے۔ کہ ان کے تمام مشترک مضمون میں ایک خاص وجہ اشتراک پائی جاتی ہے جو اس لفظ کی اصل حقیقت کی طرف اشارہ کر رہی ہوتی ہے۔ خواہ ہم اس لفظ کے کوئی معنے ہی لے لیں۔ وہ اصل وجہ اشتراک کسی نہ کسی صورت سے وہاں قائم رہتی ہے۔ مثلاً یہی لفظ غریبا جو اس وقت تحقیق طلب ہے۔ اس کے لغوی اور حقیقی معنے غریب الوطن یا اجنبی کے ہیں۔ لیکن جن معنوں میں اس لفظ کو حضرت سلطان القلم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے استعمال فرمایا ہے۔ وہ بھی اصل معنوں کے ساتھ متعلق ہونے کے لحاظ سے بالکل صحیح اور برمحل ہیں اسی طرح صاحب مفردات نے تعجب خیز اور عدیم النظیر کے معنی کئے ہیں۔ وہ بھی مذکورہ بالا وجہ اشتراک کی بناء پر درست ہیں جیسا کہ میں آگے چل کر بیان کروں گا۔ موخر الذکر دونوں معنی مجازی ہیں عربی زبان کی فضیلت کا یہ تقاضہ ہے۔ کہ ہم ان تمام معنوں کے درمیان باہم ارتباط ثابت کریں۔ استاذی المکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بھی غریبا کے لفظ کی تشریح میں بیان فرمائی ہے۔ میرے ناقص خیال میں یہ حدیث اس لفظ کے معنی معین کرنے میں ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ یہ صرف علامت یا وصف کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ کیونکہ من الغرباء؟ کا سوال ہی بتا رہا ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم لفظی تشریح نہیں پوچھ رہے۔ بلکہ ان لوگوں کی شخصیت کی تعین کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ جس کے جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان غرباء کی ایک علامت بتا کر ان کی تسلی کر دی اور پھر وہ عربی زبان کے سمجھنے اور بولنے والے تھے۔ انہیں کسی لفظی تشریح کی ضرورت نہ تھی۔ اب میں ان تینوں معنوں کے درمیان تعلق کو بالترتیب لیتا ہوں۔

اول:۔ وہ معنی جو لغت نے کئے ہیں۔ اور جنہیں ہم حقیقی معنی بھی کہہ سکتے ہیں۔ وہ غریب الوطن اور اجنبی کے ہیں۔ اور یہی اجنبیت وجہ اشتراک ہے جو دوسرے دونوں معنوں کو حقیقی معنوں سے قریب کرتی ہے۔

دوم:۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے افلاس اور مالی تنگی کے معنی لئے ہیں۔ یہ معنی بھی بالکل صحیح ہیں۔ کیونکہ اجنبیت اور غریب الوطنی اور افلاس و مالی تنگی لازم و ملزوم ہیں۔ جب کوئی شخص اپنے وطن سے دور ہوتا ہے۔ تو اس کے مالی ذرائع محدود ہو جاتے ہیں۔ ناواقفیت کی وجہ سے اس کی کوئی شخص مدد کرنے کو تیار نہیں ہوتا۔ اور اچانک اگر کوئی مصیبت آ پڑے۔ تو اس کو کسی غمخوار یا ہمدرد کا ملنا مشکل ہو جاتا ہے۔ پس یہ معنی حقیقی معنوں کے ساتھ گہرا تعلق رکھنے کی وجہ سے بالکل صحیح اور برمحل ہیں۔ اور اردو زبان میں بھی غالباً اسی وجہ سے غریب اور مفلس مترادف ہیں۔ اور ایسے تمام معنی جو حقیقی معنوں سے کسی قسم کا تعلق رکھتے ہوں۔ انہیں اصطلاح کے لحاظ سے مجازی معنے کہا جاتا ہے

حضرت استاذی المکرم نے یصلحون اذا فسد الناس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معنوں کی تائید کی ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ مالی غربت بھی بہت سارے فسادوں سے بچاتی ہے۔ اور صلاحیت اور نیکی کا باعث بنجاتی ہے۔ میری ناقص رائے میں یہ بات محل نظر ہے کیونکہ افلاس اور نیکی اور بدی ہر دو کے لئے محرک ہونے کے لحاظ سے برابر ہے۔ جیسے بعض اوقات وہ صبر و شکر کی صورت میں نیکی کا باعث ہوتا ہے۔ ویسے ہی بعض دفعہ بے صبری اور ناشکری کی وجہ سے انسان کو بدی کے زیادہ قریب کر دیتا ہے۔ جیسا کہ کاد الفقر أن یکون کفرا کی حدیث اس بات کی تصدیق کر رہی ہے۔ پس اس لئے افلاس نیکی و بدی میں سے محض کسی ایک کو کلی طور پر پایۂ ثبوت تک نہیں پہنچا سکتا۔

سوم:۔ تیسرے معنی لفظ غریب کے عدیم النظیر اور تعجب خیز کے ہیں۔ اور یہ معنی علامہ امام راغب اصفہانی کے ہیں۔ ان معنوں میں بھی اجنبیت اور غریب الوطنی کے حقیقی معنی قائم ہیں۔ اور وہ اس طرح کہ اجنبیت کا لازمی نتیجہ تعجب ہے۔ کیونکہ جب کوئی شخص کسی دوسری جگہ جاتا ہے تو وہاں کے رہنے والوں پر اس کی آمد کا جو اثر ہوتا ہے۔ اسے تعجب کے سوا ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔ اور حیرت و تعجب کی وجہ۔ اس نو وارد کا عدیم النظیر ہوتا ہے۔ کیونکہ ان لوگوں نے اس شکل کا آدمی پہلے نہیں دیکھا ہوتا۔ اور یہ معنی بھی چونکہ اصل اور حقیقی معنوں کے ساتھ ایک خاص تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے یہ معنی بھی مجازی کہلائیں گے۔

اب باقی رہا یہ امر کہ اس مکمل حدیث کے کیا معنی ہیں۔ سو میرے نزدیک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدأ الاسلام غریباً وسیعود غریباً۔ میں اسلام کے ترقی کے زمانہ میں ایک پیشگوئی فرمائی ہے۔ کہ اسلام جس طرح کمزوری اور اجنبیت کے عالم میں شروع ہوا۔ کیونکہ لوگ اسے ایک نیا مذہب قرار دیتے تھے۔ اسی طرح پھر دوبارہ اس پر کمزوری کا زمانہ آئے گا۔ اور اس کی موجودہ ترقی ہمیشہ قائم نہیں رہے گی۔ مسلمان کہلانے والے اسے اجنبی اور دقیانوسی خیالات کا مجموعہ قرار دیں گے۔ لیکن جو لوگ باوجود اس کسمپرسی کی حالت کے اسلام پر ثابت قدم رہیں گے۔ جیسا کہ طبرانی کی حدیث میں غرباء کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ علامت بیان فرمائی ہے کہ یصلحون اذا فسد الناس۔ یعنی وہ اجنبی اور دقیانوسی سمجھے جانے والے لوگ اس وقت جب اکثر بنی نوع انسان گمراہ ہو جائیں گے نیکی پر قائم رہیں گے۔ ایسے لوگوں کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ انہیں مبارک ہو ان کی تحقیر اور اجنبیت کا زمانہ جلد ختم ہو جائیگا اور اللہ تعالیٰ پھر اسلام کو کمزوری کے بعد طاقت عطا فرمائے گا۔ اور ذلت کے بعد عزت و شرف سے نوازے گا۔ اس حدیث کے یہ معنی نہیں کہ جس طرح ابتداء میں اسلام کی ترقی غریب الوطنی میں ہوئی۔ اسی طرح دوبارہ غلبہ بھی اسی حالت میں ہوگا۔ کیونکہ کسی چیز کی ابتداء ہمیشہ کمزور ہی ہوتی ہے۔ کیا اسلام کی ابتدائی دس سالہ زندگی اسلام کی ابتداء نہ تھی۔ پھر اگر ایسا ہی ہے۔ تو پھر یہ ابتدائی دس سالہ کیا غلبہ کا زمانہ تھا؟

بہرحال دونوں جگہ اجنبیت کے معنی لینے پڑیں گے یہ نہیں کہ ابتداء تو ہم غلبہ سے کریں۔ اور پھر اسی حالت کے انتہائی درجہ کو کمزوری پر محمول کریں کیونکہ ابتدائی حالت کا ہی اعادہ سیعود غریبا میں کیا گیا ہے۔ یا پھر ایک تیسری صورت ہو سکتی ہے جو بالکل ناممکن ہے۔ کہ دونوں جگہ غلبہ مراد ہو کیونکہ یہ پیشگوئی ایک عظیم الشان تغیر پر دلالت کرتی ہے۔ اور جب کہ پیشگوئی غلبہ کے زمانہ میں کی جا رہی ہے پھر تو غلبہ ہی غلبہ ہوگا۔ ابتداء میں بھی وہی ہے۔ اور انتہاء بھی اسی سے ہو رہی ہے۔ اور درمیانی زمانہ تو ہے ہی غلبہ کا۔

اس بات کا ایک اور ثبوت کہ یہاں غریب الوطنی اور غلبہ کے معنی نہیں۔ بلکہ اجنبیت و تحقیر اور کمزوری کے معنی ہیں۔ یہ بھی ہے کہ عاد یعود کا مادہ جب کبھی ایسے مقام پر استعمال ہوتا ہے۔ تو عام عربی استعمال کے مطابق اس کے معنی ہمیشہ اعادہ کمزوری کے ہوتے ہیں۔ جیسے قرآن مجید میں آتا ہے إن عدتم عدنا۔ الآیۃ اسی طرح ومن عاد فینتقم اللہ منہ۔ دونوں جگہ اعادہ جرم کو جو ایک انسانی کمزوری ہے۔ باعث سزا قرار دیا گیا ہے

خلاصہ کلام یہ کہ اس حدیث میں غریباً سے مراد غریب الوطن نہیں کیونکہ غریب الوطن ہونے سے اسلام کا غلبہ متعلق ہے۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ اسلام کو نہ ابتداء میں غریب الوطن ہونا پڑا۔ اور نہ ہی غلبہ کی صورت پیدا ہوئی۔ بلکہ مدنی زندگی کے دور میں غلبہ شروع ہوا۔ جو غریب الوطنی کے بعد کا دور ہے۔ پس یہاں اسلام کی ابتدائی کمزوری کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور دوبارہ بھی اسی کمزوری اور اجنبیت کے دور کے عود کر آنے کا ذکر ہے۔ اور طوبیٰ للغرباء میں پھر اسلام کے آخری غلبہ کی طرف اشارہ ہے۔ جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک ہاتھوں رکھی جا چکی ہے۔ اور اس کی تکمیل حضرت المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ کی تبلیغی مساعی سے ہو رہی ہے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم بھی اس مبارک بادی کے پیغام کو جو اسلام کے مکمل غلبہ کی صورت میں پورا ہوگا۔ قبول کرنے والے ہوں۔ آمین

رب زدنی علما۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین
وھو أعلم بالصواب۔

دعائے مغفرت!

میرے باباجی مورخہ ۳۱/۵ بروز بدھ دار بعمر ۱۱۰ سال وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم نہایت مخلص احمدی تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ باوجود ان پڑھ ہونے کے اور سخت مخالفت کے احمدیت پر قائم رہے احباب ان کے بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں کیونکہ انہی کی بدولت ہمارے خاندان کو دولت احمدیت نصیب ہوئی۔

خاکسار عبد الرحمٰن پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۵۰۶ ستھیالہ ضلع لائل پور

درخواست ہائے دعا

برادرم قریشی مقبول احمد صاحب فائنل امتحان کے لئے کوہاٹ تشریف لے گئے ہیں احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ کہ ان کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں نمایاں کامیابی عطا کرے۔ آمین

خاکسار قریشی فصیح الدین جمیل از لاہور

(۲) میرا لڑکا نذیر احمد عمر ۲ سال ایک ماہ سے بیمار ہے۔ احباب درد دل سے اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔ خاکسار عبد القادر منشی

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت ۱۱۶۲۵ میں عائشہ بیگم زوجہ خان عبدالجبار خان صاحب عمر ۴۴ سال ساکن بلاک ۹ سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ زیورات طلائی ۱۵ تولے قیمتی ۱۵۰۰ روپے حق مہر ۳۲/- روپیہ ہے۔ میں اس رقم مندرجہ بالا کل ۱۵۳۲/- روپیہ کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال لاہور کرتی ہوں۔ اگر میری وفات کے بعد کوئی اور جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو انجمن مذکور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا عائشہ بیگم موصیہ گواہ شد۔ عبدالجبار خان خاوند موصیہ بلاک ۹ سرگودھا گواہ شد۔ عبدالستار خان بلاک ۹ سرگودھا۔

وصیت ۱۲۷۵۹ میں سیٹھ محمد اسمٰعیل ولد سیٹھ اللہ بخش صاحب عمر ۶۰ سال ساکن مکان ۳۴۸ بوسی راولپنڈی شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد نصف کنال زمین واقع ربوہ قیمتی ۱۸۷/- روپے ہے۔ فی الحال بیکار ہوں۔ جب میں کوئی کاروبار شروع کروں گا۔ تو اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ ادا کرتا ہوں گا۔ نیز اپنی جائداد غیر منقولہ مذکورہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ نیز بوقت وفات اس کے علاوہ بھی اگر کوئی اور میری مزید جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ سیٹھ محمد اسمٰعیل مکان ۳۴۸ راولپنڈی شہر

گواہ شد:۔ محمد ابراہیم راولپنڈی شہر

گواہ شد:۔ کمال الدین بقلم خود

وصیت نمبر ۱۲۷۸۷ میں رشیدہ بیگم زوجہ جمعدار شرافت احمد خان عمر ۲۳ سال ساکن راولپنڈی مکان ۴۹۷ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ دو عدد کانٹے وزنی گیارہ ماشہ قیمتی ۱۰۶/- روپے ہیں۔ میں اپنے مہر اور زیور کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ نیز اگر میرے مرنے کے وقت میری کوئی اور جائداد بھی ہو۔ تو اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ الامۃ:۔ رشیدہ بیگم بقلم خود مکان ۴۹۷

گواہ شد:۔ شرافت احمد خان "

گواہ شد۔ ڈاکٹر ایم۔ ایس۔ احمدی

وصیت نمبر ۱۱۹۸۱ میں سلیم شاہ ولد بکریدان شاہ صاحب عمر ۱۸ سال ساکن Labuan B.N Borneo Batu arang ڈاکخانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۲/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ایک گھر جس کی قیمت مبلغ ۲۰۰۰/- ڈالر ہے۔ زمین قیمتی ۱۰۰/- ہے اس جائداد کی ۱/۱۰ وصیت کرتا ہوں۔ اور میری وفات پر اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میری آمدنی ۷۰/- ڈالر ہے اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ سلیم شاہ گواہ شد:۔ ڈاکٹر بدرالدین احمد گواہ شد:۔ محمد زہدی انچارج احمدیہ بورنیو مشن

وصیت نمبر ۱۱۹۸۵ میں سلمیٰ زوجہ محمد زہدی فضلی صاحب عمر ۲۰ سال ساکن کناروت ڈاکخانہ جلسلن ضلع پاپر صوبہ بورنیو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ زیور جس کی قیمت ۱۸۰/- ڈالر ہے۔ تفصیل اس کی یہ ہے۔ ایک انگوٹھی۔ ایک کنگن۔ ایک عدد ہار ایک عدد اشرفی ان جائداد ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان۔ میری وفات پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مہر میں نے معاف کر لیا ہے

الامۃ:۔ سلمیٰ گواہ شد:۔ ڈاکٹر بدرالدین احمد گواہ شد:۔ محمد زہدی انچارج احمدیہ بورنیو مشن

وصیت نمبر ۱۲۷۵۰ میں ناصر احمد ولد مستری ناظر دین صاحب عمر ۲۴ سال ساکن احمد نگر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد کوئی نہیں بذریعہ مرمت سائیکل مبلغ ۳۰ روپے ماہوار آمد ہو جاتی ہے۔ اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر میں بوقت وفات کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ بطور ترکہ چھوڑ جاؤں۔ اس کے متعلق بھی دسویں حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں

العبد۔ ناصر احمد بقلم خود۔ گواہ شد:۔ فقیر علی ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر احمد نگر ضلع جھنگ

گواہ شد:۔ مستری رحمت علی احمد نگر ضلع جھنگ

وصیت نمبر ۱۲۶۶۲ ممتاز بیگم زوجہ بابو غلام رسول صاحب عمر ۲۵ سال ساکن شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۶/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد مشین سلائی قیمتی ۳۰۰/- روپیہ۔ زیور طلائی کانٹے نصف تولہ قیمتی ۵۰/- روپے اور جیب خرچ ۴/- روپیہ ماہوار ہیں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وصیت کرتی ہوں۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ:۔ ممتاز بیگم بقلم خود۔ گواہ شد:۔ امۃ الحی مرحومہ سیکرٹری تعلیم اناث شیخوپورہ

گواہ شد:۔ غلام رسول ریلوے گڈز کلرک قلعہ شیخوپورہ خاوند موصیہ۔

وصیت نمبر ۱۲۵۳۳ میں بشیر احمد ولد چوہدری حسین بخش صاحب عمر ۲۶ سال ساکن چک ۱۰۳/6-R ڈاکخانہ فقیروالی ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں جدی زمین ساڑھے بیگھہ مشترکہ واقع تلونڈی عنایت خان ضلع سیالکوٹ ہے۔ زمین پچیس گھماؤں قیمتی ۴۰۰۰/- روپیہ واقع چک ۱۰۳/6-R ضلع بہاولپور ہے میں مذکورہ بالا جائداد اور آمدنی کے جو وقتاً فوقتاً حاصل ہوگی۔ کہ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ العبد:۔ بشیر احمد

گواہ شد:۔ نشان انگوٹھا چوہدری حسین بخش

گواہ شد:۔ سید نذیر احمد انسپکٹر بیت المال

وصیت نمبر ۱۱۳۵۹ میں عبدالقادر خان ولد چوہدری عبدالحی خان صاحب عمر ستائیس سال ساکن کالا گوجراں ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱۰/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۹۴/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

العبد:۔ عبدالقادر خان سٹور آڈٹ آفس این ڈبلیو آر۔ لاہور

گواہ شد:۔ عبدالجلیل خان جنرل پوسٹ آفس لاہور۔ گواہ شد:۔ عبدالحی خان پنشنر

وصیت نمبر ۱۲۵۶۲ میں محمد عبداللہ ولد چوہدری عبدالنور صاحب عمر ۵۰ سال ساکن دیو سنگھ ڈاکخانہ سیدو کسرہ ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ۴۰ بیگھہ زرعی زمین قیمتی ۴۰۰۰/- روپیہ دو عدد بھینس قیمتی ۴۰۰/- روپیہ اور ایک عدد بھینسہ ۵۰/- روپے ہے۔ میں اس کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا محمد عبداللہ۔ گواہ شد۔ محمد رمضان سیکرٹری مال بقلم خود گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۱۳۴۹ میں کنیز فاطمہ زوجہ صوبیدار محمد احمد صاحب عمر ۷۰ سال ساکن حال بنوں سپلائی ڈپو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ مہر میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ زیور طلائی و نقرئی قیمتی ۵۵۵ روپے اور نقد روپیہ جو میرے خاوند کے ذمہ قرض ہے مبلغ ۶۰۰ روپیہ ہے۔ میں کل جائداد مبلغ ۱۱۵۵ روپے کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو جائداد بھی ثابت ہو اس پر بھی میری مندرجہ بالا وصیت حاوی ہوگی الامۃ۔ کنیز فاطمہ زوجہ سید محمد احمد صوبیدار گواہ شد صاحبزادہ محمد طیب امیر جماعت احمدیہ سرائے نورنگ۔ گواہ شد۔ صوبیدار سید محمد احمد سپلائی ڈپو بنوں

وصیت نمبر ۱۲۷۵۳ میں راجہ محمد مرزا خان ولد راجہ حاکم خان صاحب عمر ۲۲ سال ساکن ادووال ڈاکخانہ خاص ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اپنی ماہوار آمد مبلغ ۴۴ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی میری ۱/۱۰ حصہ کی وصیت حاوی ہوگی۔ میرے والدین غیر احمدی اور زندہ موجود ہیں۔ اس لئے فی الحال میری کوئی جائداد نہیں

العبد راجہ محمد مرزا خان سپاہی نمبر ۲۷۳ ۶۷۷ ۶۱ فیلڈ پشاور چھاؤنی

گواہ شد۔ زرنگ سپاہی سردار خان پشاور۔ گواہ شد۔ بشیر احمد حوالدار کلرک پشاور چھاؤنی

وصیت نمبر ۱۱۵۰۹ میں امۃ الرشید بیگم بنت ڈاکٹر غلام قادر صاحب عمر ۱۶ سال ساکن چک ۱۱۷ جھوڑ ڈاکخانہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد کانٹے طلائی ایک تولہ قیمتی ۱۰۰ روپیہ اور ۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ آمد ہے میں مذکورہ بالا جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر متروکہ ثابت ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ۔ امۃ الرشید بقلم خود

گواہ شد۔ بقلم خود غلام سرور چچا موصیہ گواہ شد۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۲۷۸۱ نذیر احمد ولد شیخ شاہ دین صاحب قوم ککے زئی عمر ۳۴ سال ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد زمین ایک کنال واقع ربوہ مبلغ ۲۷۰ روپے جمع صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہے۔ اور مبلغ ۱۳۰ روپے ماہوار آمد ہے نیز میری وفات کے بعد اگر کوئی اور جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی انجمن مذکورہ مالک ہوگی

العبد۔ نذیر احمد مکان نمبر ۸۱ عبدالکریم روڈ میلہ رام بارک نئی آبادی قلعہ گوجر سنگھ لاہور

گواہ شد۔ میر منظور محمد بقلم خود ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت ۹۲۵۹ شریفاں بی بی زوجہ مستری عبدالغنی صاحب عمر ۳۰ سال ساکن میانوالی خانا ڈاکخانہ کھوکھروالی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱-۵-۴۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حق مہر مبلغ -/۳۰۰ روپیہ ہے میں اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ جو جائداد ثابت ہو گی۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی
العبد۔ نشان انگوٹھا شریفاں بی بی۔ گواہ شد مستری عبدالغنی خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر ڈھایا۔

وصیت ۱۲۱۵۳ میں صدیق احمد ولد شیخ کریم اللہ صاحب عمر ۲۲ سال ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲-۱-۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد مبلغ -/۹۰ روپے ماہوار آمد ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہو گی۔
العبد۔ حوالدار کلرک صدیق احمد بقلم خود راولپنڈی۔ گواہ شد:۔ رشید احمد۔ گواہ شد محمد علی اظہر سکرٹری تعلیم وتربیت

وصیت ۱۲۳۳۴ میں عبدالحمید ولد چوہدری احمد علی صاحب عمر ۳۰ سال ساکن جاکے ڈھینڈے ڈاکخانہ قلعہ صوبا سنگھ براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶-۹-۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد سات بگھہ اراضی قیمتی -/۱۴۰۰ روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہو گی۔ العبد:۔ بقلم خود عبدالحمید
گواہ شد:۔ بقلم خود احمد علی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ جاکے ڈھینڈے۔ گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر ڈھایا۔

وصیت ۱۲۷۹۱ میں عبدالحمید ولد عمرالدین صاحب عمر ۲۵ سال ساکن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵-۲-۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد مبلغ -/۷۰ روپے ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو وصیت کرتا ہوں۔ اس کے

(بقیہ صفحہ ۳)

شیخ صاحب اصل بات یہ ہے کہ جن عقائدی اختلافات کا آپ نے ذکر کیا ہے۔ یہ اختلافات یا ان اختلافات کے تعلق میں اور ان کی روشنی میں ایک دوسرے پر جو الزامات لگائے جاتے ہیں۔ وہ تو قطعاً باعث دلآزاری نہیں ہیں۔ اور نہ باہمی خیرخواہی بہتری اور عزت کے منافی ہیں۔ اگر "قادیانی" آپ کو مسیح موعود علیہ السلام کا مقام گھٹانے والا کہتے ہیں تو آپ بھی تو ہم کو "غالی" فرمایا کرتے ہیں۔ یہ عقائدی اختلافات کا براہ راست نتیجہ ہے اس سے نہ تو آپ کی دلآزاری ہونی چاہیئے اور نہ ہماری۔ ویسے بھی آپ کو معلوم ہو گا کہ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی بیعت ان اختلافات کو قائم رکھتے ہوئے پہلے بھی کی جا سکتی تھی۔ اور اب بھی کی جا سکتی ہے یہ دروازہ تو ہر وقت کھلا ہے۔ اور اس طرح آپ جو چاہتے ہیں کہ باہمی خیرخواہی بہتری اور عزت ہو وہ بھی ہو سکتی ہے۔ اور ایک دوسرے کے بہت قریب بھی ہو سکتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ دلآزاری کی باتیں تو اور ہی ہیں۔ جن کو آپ نے چھوا تک بھی نہیں۔ ہم یہاں ان کی طرف صرف ایک اشارہ کر دیتے ہیں۔ اگر آپ ہمارے مشورہ پر عمل کریں گے۔ تو ان دلآزاری کی باتوں کا آپ کو پتہ چل جائے گا۔ اور اگر آپ سے ہو سکے تو گذشتہ کی تلافی اور آئندہ کے لئے سدباب کرائیں۔ مگر ہمیں امید نہیں کہ آپ کامیاب ہو سکیں۔

جو بات ہم کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ آپ اپنی جماعت سے امیر صاحب کے تمام وہ ملفوظات جمع کریں۔ جو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات کے متعلق فرمائے ہیں۔ اور اس کے برعکس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے تمام ملفوظات جو آپ نے آپ کے امیر کے متعلق کہے ہیں جمع کریں اور دونوں کا موازنہ انصاف اور عدل سے کریں۔ آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ دلآزاری کا منبع کیا ہے۔ تفصیل کی چنداں ضرورت نہیں۔ عاقل را اشارہ کافی ست

---

۴ علاوہ اگر کوئی جائداد یا روپیہ پیدا کروں گا تو اس کی بھی وصیت ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو کرتا ہوں۔ میری وفات پر بھی یہ شرائط حاوی ہوں گی۔ العبد:۔ عبدالحمید مکان ۶ گلی ۲۶ انفنٹری روڈ دھرم پورہ لاہور
گواہ شد:۔ بشیر احمد سکرٹری مال جماعت احمدیہ دھرمپورہ۔ گواہ شد:۔ غلام حیدر بقلم خود

وصیت ۱۲۴۶۸ میں محمد نواز ولد میاں محمد شفیع صاحب عمر ۳۸ سال ساکن سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵-۹-۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت سوائے تنخواہ مبلغ -/۱۶۸ روپے کے کوئی نہیں ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ کرتا ہوں تنخواہ کی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا ہوں گا میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو گی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہو گی۔
العبد:۔ محمد نواز مکان ۲۲۷ جھنگی محلہ راولپنڈی شہر گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا
گواہ شد:۔ محمد علی اظہر راولپنڈی شہر

وصیت ۱۲۴۸۷ میں قادر بخش ولد میاں چند بخش صاحب عمر ۵۸ سال ساکن مسجد احمدیہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج تاریخ ۲۰-۵-۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد نقد مبلغ -/۲۷ روپے ہے اور ماہوار آمد فی مبلغ -/۲۰ روپے ہے میں اپنی مذکورہ بالا جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہو گی۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد:۔ قادر بخش مسجد احمدیہ لاہور بیرون دہلی دروازہ

تمام جہان کیلئے نظام نو

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ

انگریزی میں کارڈ آنے

پر

مُفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری اعظم علی صاحب بہادر پی ایس۔ سی آر زو۔ اے۔ سی ایس ڈپٹی کمشنر لائلپور۔

مقدمہ نمبر ۱۹۴ آف ۱۹۴۹

مالک الدین۔ چنن الدین پسران عمرالدین سکنہ چک ۲۹۱ گ۔ ب۔ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور
بنام
گھمر سنگھ۔ لہنا سنگھ۔ ہیرا سنگھ۔ گیان سنگھ موتا سنگھ ولد پیارا سنگھ۔ مسماۃ راجکور زوجہ کبیر سنگھ قوم کمبوہ ساکن چک ۲۹۱ گ ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ حال ہندوستان ری ہیبلی ٹیشن انقادولی
درخواست زیر دفعہ ۲ آرڈیننس ۱۵ آف ۱۹۴۹۔ بابت تعدیل زمانے سر داشت فک الرہن اراضی

بنام۔ گھمر سنگھ۔ لہنا سنگھ۔ ہیرا سنگھ پسران گیان سنگھ۔ موتا سنگھ ولد پیارا سنگھ مسماۃ راجکور زوجہ کبیر سنگھ قوم کمبوہ ساکن چک ۲۹۱ گ ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ حال ہندوستان۔ ری ہیبلی ٹیشن انقادولی۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیان گھمر سنگھ لہنا سنگھ ہیرا سنگھ وغیرہ مذکوران تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں۔ اسلئے اشتہار ہذا بنام گھمر سنگھ۔ ہیرا سنگھ۔ لہنا سنگھ پسران گیان سنگھ وغیرہ مذکوران جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر گھمر سنگھ ہیرا سنگھ لہنا سنگھ وغیرہ مذکور تاریخ ۷ ماہ اکتوبر ۱۹۵۰ء کو بمقام لائلپور حاضر عدالت ہذا نہیں ہو گا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ آج بتاریخ ۷ ماہ اگست ۱۹۵۰ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

مہر عدالت۔ دستخط حاکم۔

دواخانہ خدمت خلق

حب جُند وساوس اور خوف کا پیدا ہونا۔ دل گھبرانا۔ نیند کا اڑ جانا۔ خاموش رہتے یا رونے کو جی چاہتا ہے یا غصہ آتا ہے۔ ان سب امراض کا تیر بہدف علاج قیمت ۸۰ گولیاں -/۲۵ روپیہ

حب اسگند حب جند کی طرح فوائد۔ مگر غریبوں کے لئے ارزاں نسخہ۔ غربا کا ہاضمہ چونکہ زیادہ مضبوط ہوتا ہے وہ تھوڑی دوا سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ قیمت ۱۰۰ گولی چار روپیہ

روغن تحسین۔ بال بڑھانے کا بہترین تیل قیمت فی شیشی سوا روپیہ۔ بارہ شیشی تیرہ روپیہ۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ (مغربی پاکستان)

تریاق اٹھرا حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے۔ دواخانہ نورالدین احمد ہال گوالمنڈی لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"

ہمارا دسواں سالانہ اجتماع

۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۵۰ء

ہمارا دسواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز امسال ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۵۰ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ یہ اجتماع اپنی ذات میں ایک تاریخی اہمیت رکھتا ہے کہ اس اجتماع کے جملہ انتظامات کی تیاری اور اس کا پروگرام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی براہِ راست نگرانی اور ہدایات کے ماتحت تیار ہوگا۔ اس لئے ہماری یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ یہ اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب رہے۔ اپنے انتظامات کے لحاظ سے اپنی تنظیم کے لحاظ سے۔ اجتماع کی حاضری کے لحاظ سے پہلے سے بڑھ کر ہو۔ جس کے لئے ہمیں ابھی سے کوشش کرنی چاہیئے۔ مجالس اپنے نمائندے پوری تعداد میں بھجوائیں۔ یعنی ہر مجلس سے خدام کی تعداد پر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ آنا چاہیئے۔ نمائندگان شوریٰ کے اجلاس میں اپنی مجالس کی نمائندگی کریں گے۔ لیکن اجتماع میں حصہ لینے اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات سے فائدہ اٹھانے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہیئے۔ سب جملہ خدام میں تحریک کریں کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں خدام اجتماع میں شامل ہوں اور اجتماع کی برکات اور حضور کی ہدایات سے فائدہ اٹھائیں۔

یہ اجتماع ہماری عملی تربیت کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اس کے فوائد اور ع کی برکات کا وہی خدام اندازہ کر سکتے ہیں جن کو اس میں شمولیت کا موقعہ ملا ہے۔

اجتماع سے متعلق مندرجہ ذیل امور کی طرف خاص توجہ دی جائے۔

بجٹ

امسال انشاء اللہ تعالیٰ شوریٰ خدام الاحمدیہ میں مجلس مرکزیہ کے آمد و خرچ بابت سال ۱۹۵۱-۵۲ء کا بجٹ پیش ہوگا۔ فارم تشخیص بجٹ علیحدہ ارسال ہیں۔ قائدین مجالس انہیں پوری توجہ سے پُر کرکے وقت مقررہ کے اندر اندر مرکز میں بھجوا دیں۔

مشورے

شوریٰ میں بجٹ کے علاوہ دوسری تجاویز بھی پیش ہوں گی۔ مجالس نے اگر کوئی تجویز بھجوانی ہو تو معین الفاظ میں ختم ستمبر ۱۹۵۰ء تک مرکز میں بھجوا دیں تا ایجنڈا وقت پر تیار کرکے مجالس کو بھجوایا جا سکے۔

چندہ سالانہ اجتماع

تین چار ماہ قبل مجالس میں تحریک کی گئی تھی کہ وہ ابھی سے ہر خادم سے مقررہ شرح کے مطابق چندہ سالانہ اجتماع وصول کرکے بھجوانا شروع کریں اگر اس وقت سے کام شروع کیا جاتا تو اس وقت تک نہایت آسانی سے چندہ جمع ہو جاتا۔ اب مجالس کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہیئے اور دس پندرہ دن کے اندر تمام خدام سے چندہ اجتماع اکٹھا کرکے مرکز میں بھجوا دینا چاہیئے۔ اجتماع کے انتظامات شروع ہو چکے ہیں۔ اجناس اور دوسری ضروریات کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ یہ چندہ ہر خادم سے وصول کرنا ضروری ہے۔ چندے کی شرح حسب ذیل ہے:-

۷۵ روپے تک ماہوار آمد رکھنے والے خدام۔ ایک روپیہ فی کس

۷۵ سے ۱۵۰ " " " ڈیڑھ روپیہ فی کس

۱۵۰ سے ۲۰۰ " " " دو روپے فی کس

۲۰۰ یا اس سے زائد ماہوار آمد رکھنے والے خدام سے ہر سو یا سو کی کسر پر ایک روپیہ مزید۔

چندہ اجتماع کی رقوم وصولی کے ساتھ ساتھ مرکز میں آنی ضروری ہیں تا کام میں روک پیدا نہ ہو۔

شعبہ تبلیغ

اس سے قبل مجالس کو تاکید کی گئی تھی کہ اپنے مقام کے مختلف طبقات کے غیر احمدی احباب مثلاً تاجر ڈاکٹر۔ وکیل۔ سکول ماسٹر۔ ائمہ مساجد مزدور پیشہ طلباء وغیرہ کے مکمل پتہ جات بھجوا دیں۔ ابھی تک بہت کم مجالس نے توجہ کی ہے .... بقیہ مجالس جلد از جلد مطلوبہ پتہ جات بھجوا دیں تا تبلیغ کے کام کو شروع کیا جا سکے۔

رپورٹ

مجالس کی طرف سے رپورٹوں کی ترسیل میں بہت سستی ہو رہی ہے۔ مئی اور جون کی رپورٹیں بہت کم مجالس نے بھجوائی ہیں۔ اب جولائی بھی ختم ہو چکا ہے کام کی رپورٹ باقاعدہ اور بروقت آنی ضروری ہے۔ جن مجالس نے ابھی تک رپورٹیں نہیں بھجوائیں وہ جلد تر بھجوا دیں۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

خوشخبری!

لندن میں چھپا ہوا انگریزی تفسیر کا دیباچہ پہنچ گیا!

احباب یہ سن کر خوش ہوں گے کہ انگریزی تفسیر القرآن جلد اول کا دیباچہ علیحدہ کتابی صورت میں نظارت تالیف و تصنیف ربوہ نے لندن میں چھپوایا ہے جس کی ایک ہزار کاپی ربوہ پہنچ چکی ہے۔

کتاب اپنی ظاہری اور باطنی خوبیوں کے لحاظ سے قابل دید ہے۔ لنڈن کے بعض اخبارات نے بھی اس پر ریویو لکھے ہیں اور مؤلف کی تبحر علمی اور مختلف ادیان کے متعلق وسعتِ معلومات کی بیحد تعریف کی ہے۔ اس دیباچہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لے کر وفات تک کے حالات کو اختصار کے ساتھ مگر نہایت دلچسپ پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں ضرورت قرآن مجید اور اس کی تعلیم کا خلاصہ .... اور مستشرقین کے اسلام پر مشہور اعتراضات کا جواب بھی دیا گیا ہے

انگریزی دان احباب، خصوصاً تبلیغی تڑپ رکھنے والے دوستوں کے لئے یہ نادر موقعہ ہے کہ وہ اس کتاب کو خرید کر اپنے شہر کی لائبریریوں میں رکھوانے کی کوشش کریں۔ اور غیر احمدی علم دوست اصحاب کو بطور تحفہ دیں۔

ٹائپ۔ کاغذ۔ طباعت اور جلد نہایت عمدہ ہیں۔ صفحات ساڑھے چار سو قیمت فی جلد چھ روپیہ۔ وی۔پی کا خرچ علیحدہ ہوگا۔

ناظر تالیف و تصنیف ربوہ ضلع جھنگ

اقوام متحدہ کی فوج تیس ۳۰ دن کے اندر سیئول پہنچ جائے گی

جوابی حملہ کی تیاری زور شور سے شروع ہے

کوریا کے کسی مقام سے ۱۱ اگست۔ حملہ کی تیاریوں کے لئے کل یہاں مزید ٹینک پہنچ گئے۔ ٹینک اور دوسرے وزنی اسلحہ جو ملک میں دھڑا دھڑ پہنچ رہے ہیں۔ ان سے یہ اطمینان ہو جائے گا کہ جب ایک عام حملہ میں اقوام متحدہ کی افواج آگے بڑھنی شروع ہو جائیں گی تو ان کی پشت پر اتنی کافی طاقت ہو جائے گی کہ جوابی حملہ کی اگر کوشش ہو تو اس کا بھی معقول جواب دیا جائے گا۔ آئندہ چند دنوں میں دولت مشترکہ کی فوجیں۔ امریکی کمک اور کافی سپلائی کا سامان۔ ٹینک اور توپ خانہ پہنچنے والا ہے۔ فضائی طاقت میں بھی اضافہ ہو رہا ہے اور اس لئے یہاں کے اکثر سرکردہ لیڈروں کا خیال ہے کہ ایک بار حملہ شروع کر دینے کے بعد اقوام متحدہ کی فوجیں ۳۰ دن کے اندر سیئول اور ۳۸ ویں خطِ متوازی تک پہنچ جا سکتی ہیں۔

اسی اثنا میں کناڈا کے بھرتی کے دفتروں میں دوسری عالمگیر جنگ کے ابتدائی دنوں کے مناظر دیکھنے میں آ رہے ہیں اور کوریا کے لئے کناڈا کی خصوصی بریگیڈ میں شامل ہونے کو بیشمار رضاکار اپنے نام لکھوا رہے ہیں۔

کل مڈنی میں آسٹریلوی فوج کے پہلے دستے کو وردی اور سامان بھی تقسیم کر دیا گیا۔ (راسٹار)